رمضان کی عبادتیں مشکلات سے بچنے کا ذریعہ ہیں

(فرمودہ ۳۱-جولائی ۱۹۱۴ء)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت کی:-

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [1]-

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان، کس قدر فضل اور کس قدر رحمت ہے کہ اس نے مسلمانوں پر جو شریعت نازل فرمائی ہے اور جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ عمل کرنے کیلئے احکام اتارے ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو ناقابلِ عمل ہو- بلکہ ہر ایک وہی حکم دیا ہے جسے انسان آسانی سے کرسکتا ہے- کھانا پینا انسان کیلئے ایسے لازمی اور ضروری حوائج ہیں کہ اگر انسان کو کہا جائے کہ تم کو یہ ایک مدت تک چھوڑنے پڑیں گے تو وہ یہ سنکر گھبراجائے- لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا لطیف پیرائے میں یہ بات بیان فرمائی ہے- ارشاد ہوتا ہے- اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں- یہ حکم سن کر ممکن تھا کہ لوگ گھبرا جاتے کہ کس طرح ہم کھاناپینا اور ایک حد تک بولنا، عورتوں سے تعلق رکھنا قطع کرسکیں گے- اس لئے فرمایا- كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ- یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ کوئی اس کو کر نہ سکے- یہ حکم تو ہم پہلے بندوں کو بھی دیتے آئے ہیں اس لئے تمہارے گھبرانے کی کوئی بات نہیں-

قرآن شریف کا یہ ایک معجزہ ہے کہ جو حکم دیتا ہے اس حکم کی وجہ سے جو خطرات اور

مشکلات انسان کے دل میں پیدا ہونے ہوتے ہیں ساتھ ہی ان کا جواب دے دیتا ہے تو جہاں یہ حکم دیا کہ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ ممکن ہے تمہیں یہ بات بڑی معلوم ہو کہ کس طرح کھانا پینا اور بہت حد تک بولنا اور عورت سے صحبت کرنا ترک کرسکیں گے اور فطرتاً تمہیں یہ خیال پیدا ہوا ہوگا لیکن دراصل یہ کوئی ایسا حکم نہیں جس پر تم عمل نہ کرسکو۔ اس حکم پر تو تم سے پہلے لوگ بھی عمل کرتے آئے ہیں اور یہ ایک ایسا مجرب نسخہ ہے کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو متقی ہوجاؤ گے۔ انسان کے بہت سے عمل مشق اور اس کی طاقتوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ ایک انسان جو بہت سوتا ہے اس کی عادت ہی زیادہ سونے کی ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ اپنے سونے کو کم کرنا چاہے تو کم بھی کرسکتا ہے۔ پس بہت حد تک انسان کی ایسی طاقتیں ہوتی ہیں کہ جیسی ان کو مشق کرائی جائے ویسا ہی وہ کام دینے لگ جاتی ہیں اسی لئے جو شریعتیں آتی ہیں وہ انسان کے اندر ایسے جوارح پیدا کردیتی ہیں کہ جن کے مشق کرنے کی وجہ سے انسان کسی موقعہ پر بھی مشکلات اور مصائب کا شکار نہیں ہوسکتا۔

خداتعالیٰ کیلئے کھانا ترک کرنا اس بات کی مشق ہوتی ہے کہ کبھی مصیبت آپڑے تو کوئی پرواہ نہ ہو۔ اسی طرح خداتعالیٰ کیلئے پانی پینا' عورت سے صحبت کرنا چھوڑنا اور راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنا ان باتوں کیلئے تیار کرنا ہے کہ اگر کوئی ایسی تکلیف اٹھانی پڑے اور کچھ چھوڑنا پڑے تو انسان گھبرائے نہیں۔ ماہ رمضان میں مومن محض خداتعالیٰ کیلئے کھانا چھوڑتا ہے جو کہ اس بات کا نمونہ ہے کہ اگر کبھی اسے خدا کی راہ میں کچھ چھوڑنا پڑے تو وہ ضرور چھوڑدے گا۔ مومن رمضان میں پانی پینا خداتعالیٰ کیلئے ترک کرتا ہے۔ بیوی کے تعلقات خداتعالیٰ کیلئے چھوڑتا ہے۔ اپنی نیند کو قربان کرکے خداتعالیٰ کی عبادت میں لگ جاتا ہے۔ یہ خداتعالیٰ انسان کو نمونہ دکھاتا ہے کہ تم ایک مہینہ مشق کرکے دیکھ لو تاکہ اگر تمہیں کہیں یہ باتیں پیش آئیں تو آسانی سے کرسکو۔

ہرانسان کو مشق کرانے کی ضرورت: دنیا کی سب گورنمنٹوں میں کچھ اس قسم کی فوجیں ہیں جو کہ سارا سال کام کرتی ہیں اسی طرح مومنوں میں بھی ایک گروہ ہے جس کی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[۲] ۔ اور گورنمنٹوں کی ایک

ریزرو فوج ہوتی ہے جو کہ سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے- اور جب جنگ کا موقع ہوتا ہے تو چونکہ ان کو مشق کروائی ہوئی ہوتی ہیں اس لئے فوراً ان کو بلا لیا جاتا ہے- چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت فرمادی کہ تمام مسلمان اس ایک ماہ میں مشق کریں- گو خداتعالیٰ کا ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو سارا سال ان باتوں میں لگا رہتا ہے- تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ مشق کرو تاکہ تم مشکلات سے بچ جاؤ جس گورنمنٹ کی فوج مشق کرتی رہتی ہیں وہ دشمن سے شکست نہیں کھاتی- اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں- اور جو خداتعالیٰ کیلئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں شیطان کی مجال ہی نہیں ہوتی کہ ان کو زِک دے سکے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں میں جو جماعت بدی سے بالکل محفوظ رہتی ہے اس پر شیطان کو حملہ کرنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ شیطان بھی پلید اور ناپاک دلوں پر ہی حملہ کرتا ہے- ایک شرابی دوسرے شرابی کو ہی شراب پینے کیلئے کہے گا لیکن اس کو یہ کبھی جرأت نہیں ہوگی کہ کسی متقی کو کہے- تو جب تمام جماعت متقی ہوجاتی ہے تو شیطان بھی حملہ نہیں کرسکتا- فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو شیطان کے حملوں سے بچ جاؤ گے- چونکہ تم میں سے ہر ایک فرد سپاہی ہوگا اور اس نے دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے مشق کی ہوئی ہوگی- اس لئے شیطان کو حملہ کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوگی- یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمان تمام سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا لیکن جب خال خال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا- اور شیطان نے ان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال کر ان کو تباہ کردیا-

ایک زمانہ تو ایسا ہوتا ہے جب کہ خاص خاص لوگ خداتعالیٰ کے حضور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں لیکن یہ خداتعالیٰ کی طرف سے فضل اور کرم ہے کہ اس نے ایک ایسا موقع بھی رکھ دیا ہے جس میں سب لوگ مل کر رات کو عبادت کرسکتے ہیں- کیونکہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کہ ہمیشہ رات کو نہیں اٹھ سکتے- چنانچہ بعض مزدوری پیشہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ دن کو محنت کرتے ہیں اس لئے رات کو ان کا اٹھنا مشکل ہوتا ہے- آنحضرت ﷺ نے ایسے لوگوں کو اجازت دے دی تھی کہ ہمیشہ تہجد نہ پڑھا کرو سے مگر رمضان میں تو سب کو اٹھنا پڑتا ہے اس لئے مل کر سب کی دعائیں اس وقت جب کہ خداتعالیٰ نے کہا ہے کہ میں قبول کرتاہوں قبولیت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں- چنانچہ روزوں کے ساتھ ہی خداتعالیٰ فرماتا ہے

وَ اِذَا سَاَ لَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ؏ - روزوں کے مبارک دن ہوتے ہیں- پس مبارک ہے وہ انسان جو ان سے فائدہ اٹھائے-

آنحضرت ﷺ کے وقت میں تہجد کی جماعت نہیں ہوتی تھی- بعد میں صحابہ نے پسند کیا کہ بعض لوگ چونکہ سست ہوتے ہیں اس لئے جماعت سے مل کر وہ بھی پڑھ لیا کریں گے- پس بہتر ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے نفسوں سے ڈرتے ہیں اور سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات یا پھر پہلی رات ہی باجماعت پڑھ لیا کریں اور جن کو اپنے نفسوں پر قابو ہے وہ الگ گھر میں پڑھ لیا کریں- اصل مدعا تو قرآن کریم کا پڑھنا اور دعاؤں میں مشغول رہنا ہے- گھر میں بھی لمبی لمبی سورتیں پڑھی جاسکتی ہیں- اس زمانہ میں ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں- دنیا کے مقابلہ میں پہلے ہی ہماری جماعت ایک قلیل جماعت تھی لیکن اب تو اس میں سے بھی کچھ حصہ الگ ہوگیا ہے- پہلے ہم غیراحمدیوں کے حملوں کو اندرونی حملے کہا کرتے تھے لیکن اب تو اندرونی دراندرونی شروع ہوگئے ہیں اس لئے جو شخص باوجود دشمنوں کے تین حلقوں سے گھرا ہوا ہونے کے آرام سے سوتا ہے وہ بیوقوف ہے اور خصوصاً اس وقت جب کہ اسے جاگنے اور دشمن کے مقابلہ کیلئے تیاری کرنے کا موقع بھی مل جائے- تم ان دنوں میں خوف خدا کو مدنظر رکھ کر دعائیں کرو تاکہ خداتعالیٰ اس اندرونی فتنہ کو دور کردے- تم خوب سمجھ رکھو کہ خداتعالیٰ کی نصرت کے بغیر نہ کبھی پہلے کچھ ہوا اور نہ اب ہوگا- تمہارے پاس فوج' لشکر' عزت' دولت' آلات وغیرہ کچھ نہیں جس سے تم نے تمام دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تمہاری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اگر اس کو پکڑ لوگے تو کامیاب ہوجاؤ گے- اور وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی چوکھٹ کو پکڑ لو- اور اسی کے آگے عرض کروکہ ہمیں تمام دشمنوں سے بچائیے- ایک ڈاکو اسی وقت تک کسی کے مال پر حملہ کرتا ہے جبکہ وہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتاہے اور اگر تھانے کے پاس ہو تو وہ حملہ نہیں کرتا- تم بھی خداتعالیٰ کے حضور گرجاؤ اور اس کی چوکھٹ کو پکڑ کر اس سے پناہ مانگو پھر تم پر کوئی حملہ نہیں کرسکے گا اور اگر کرے گا تو اس بادشاہوں کے بادشاہ کے سپاہی اس کو خود پکڑ کر سزادیں گے-یہ دن ضائع مت کرو فتنے بند نہیں ہورہے بلکہ بڑھ رہے ہیں' مصائب کم نہیں ہورہے بلکہ زیادہ ہورہے ہیں اس لئے تم سستی نہ کرو- مسلمانوں کی تاریخ پڑھ کر حیرانی آتی ہے کہ عین جنگ کے موقع پر بھی باقاعدہ

تہجد پڑھتے تھے۔ سارادن لڑائی میں مشغول رہتے اور رات کو بجائے سونے کے خداتعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوجاتے تھے۔

جنگ یرموک میں عیسائی بادشاہ نے اپنے ایک آدمی کو کوئی بات دریافت کرنے کیلئے رات کو مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا۔ تو اس نے واپس آکر کہا کہ ہم کبھی ان پر غالب نہیں آسکتے۔ ہمارے سپاہی تو راستہ میں ہی کمریں کھولنی اور ہتھیار اتارنے شروع کردیتے ہیں۔ تاکہ چل کر جلدی آرام کریں۔ لیکن وہ تو رات کو بھی دعاؤں اور خداتعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں ۵؎ - تم خداتعالیٰ کا نام لو۔ کون پسند کرتا ہے کہ اس کا نام مٹادیا جائے۔ نام کے بقاء کیلئے ہی لوگ اولاد کے متمنی ہوتے ہیں تو جب کمزور انسان پسند نہیں کرتا کہ اس کا نام مٹ جائے تو وہ بڑی قدرتوں اور طاقتوں والا خدا کب پسند کرسکتا ہے کہ اس کا نام مٹ جائے اگر تم خدا تعالیٰ کے نام لیوا ہوگے تو تمہارا مٹانا خدا کے نام کا ہی مٹانا ہوگا۔ پس اس کی چوکھٹ پر گر جاؤ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ ممکن ہے کہ تم میں سے کسی کی دعا قبول ہوجائے اور یہ موجودہ فتنہ دور ہوجائے۔ اس رمضان سے بہت سے فوائد حاصل کرکے گزرو اور خداتعالیٰ کی عبادت کرو۔ جب تمہارے ذریعہ خداتعالیٰ کا نام روشن ہوگا اور تم اس کے دروازے پر جھک جاؤ گے تو کوئی تمہیں تباہ نہیں کرسکے گا۔اور اگر تم اس کے دروازے سے ہٹ جاؤ گے تو اس کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں وہ کسی اور قوم کو بھیج دے گا۔ کیونکہ وہ ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ ایک باغبان باغ میں درخت لگاتا ہے لیکن جو بے پھل درخت ہوتا ہے اس کو کاٹ دیتاہے تاکہ وہ بے فائدہ جگہ کو نہ گھیرے رہے اور پھر وہ جلانے کے کام آتاہے۔ تو یہ باغ مسیح موعود علیہ السلام نے لگایا ہے۔ اگر یہ پھل نہ دے گا تو اور باغ لگایاجائے گا۔ پس جو کوئی اس باغ میں بے پھل کھڑا ہے اس کو بہ نسبت اس کے جو کہ جنگل میں کھڑا ہے زیادہ ڈرنا چاہیئے کیونکہ جنگل میں بے پھل اور خاردار درخت بھی کھڑے رہ سکتے ہیں لیکن باغ میں ایسے درختوں کو ضرور کاٹ دیا جاتاہے۔ تم اس باغ کے درخت ہو تمہارے لئے اوروں کی نسبت زیادہ خطرے کی بات ہے اس لئے جو کوئی تم میں سے اپنے اندر بے پھل یاخاردار درخت کی ایسی خصلتیں دیکھتاہے وہ تبدیلی پیدا کرے۔

تم روزوں میں خاص طور پر خداتعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ تاکہ تمہارے لئے عید خوشی کا موجب ہو۔عید کی تمہیں اس لئے خوشی نہ ہو کہ اس دن کھاؤ پیو گے بلکہ اس دن خدا

کی خاص رحمتوں کے پھل اور میوے کھاؤ گے۔ عید کا دن تمہارے لئے اس لئے خوشی کا دن نہ ہو کہ دوستوں اور عزیزوں سے ملو گے بلکہ اس لئے کہ خدا کی اور مخلوق اس دن تم سے مل جائے۔

یہ بہت بابرکت مہینہ ہے جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے گا اس پر خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی۔

(الفضل ۶-۱اگست ۱۹۱۴)

۱؎ البقرة: ۱۸۴　　　۲؎ آل عمران: ۱۰۵

۳؎

۴؎ البقرة: ۱۸۷

۵؎ تاریخ طبری اردو جلد ۲ (حالات خلافت راشدہ حصہ اول) صفحہ ۲۶۴ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی جون ۱۹۶۷ء